08
January
2026

کھائی والوں کا
واقعہ

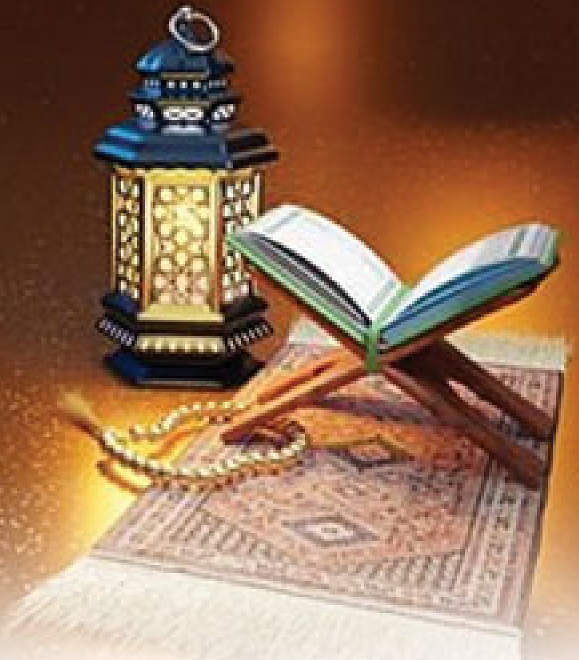

(For Islamic Brothers) ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے(یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے

"اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ

بیشک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مَخلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (اور کہتا ہے:) فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔(مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی...الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث:۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۂ بُرُوج کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! سُورۂ بُرُوج قرآنِ کریم کی ایک مختصر (Short) سُورت ہے، جو 30 ویں پارے میں ہے۔ اس میں صِرف 1 رکوع اور 22 آیات ہیں۔ ستاروں کی منزلوں

1...جامع صغیر صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

کو بُرُوج کہتے ہیں، اس سورۂ مُبارَکہ کی ابتدا میں بُرجوں والے آسمان کا ذِکر ہے، اس مُناسبت سے اسے سورۂ بُرُوج کہا جاتا ہے۔ اس مُبارک سُورت کی ابتدا میں ایک سبق آموز، عبرتناک اور ایمان افروز واقعہ بیان ہوا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾ اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّ هُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾ وَ مَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ﴿۸﴾ (پارہ:30، اَلْبُرُوج:4-8)

ترجمہ کنزُ العِرفان: کھائی والوں پر لعنت ہو، بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے۔

کھائی والوں کا واقعہ

اِن آیات میں کھائی والوں کا ذِکر ہوا؛ یہ کھائی والے کون ہیں؟ ان کا واقعہ کیا ہے؟ اس کی تفصیل (*Detail*) حدیثِ پاک کی مشہور کتاب مسلم شریف میں ہے۔ لمبی حدیثِ پاک ہے، اس کا مختصر بیان یُوں ہے کہ پچھلی قوموں میں ایک بادشاہ تھا، جو خُدائی کا دعویٰ کیا کرتا تھا۔ لوگ اس کو اپنا خُدا مانتے اور اس کی پُوجا کیا کرتے تھے۔ قُدرت کو اس قوم کی ہدایت منظور ہوئی، چنانچہ اللہ پاک نے اس قوم کے ایک نوجوان کو ہدایت عطا فرمائی، انہیں ایک نیک ایماندار بندے کی صحبت (*Company*) میسر آئی، جس کی بَرَکت سے یہ کَلِمہ پڑھ کر دِینِ حق کا پیروکار بن گیا۔ اللہ پاک نے اس نوجوان کو بلند مقام سے نوازا، انہیں اپنی وِلایت کا تاج عطا فرمایا اور ان کے ہاتھ پر کرامات کا ظُہور ہونے لگا، ان کی دُعا کی برکت سے اندھوں

اور کوڑھیوں کو شِفا ملنے لگی، کچھ ہی عرصے میں ان کی شہرت بادشاہ تک بھی پہنچ گئی۔ اب کیا تھا، بادشاہ کا وہ جھوٹا خُدائی کا دعویٰ، اس کا سارا ڈھونگ خطرے میں پڑ گیا۔ اگر ان ولیُّ اللہ کی دُعاؤں سے اندھوں کو شِفا ملتی رہتی تو بادشاہ کو خُدا کون مانتا، چنانچہ بادشاہ نے ان وَلِیُّ اللہ کو قتل کرنے کی بہت کوششیں (Efforts) کیں، کبھی پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گِرا دینے کی کوشش کی، وہ بھی ناکام رہی، کبھی سمندر کے درمیان میں گِرا کر پانی میں ڈبو دینے کی کوشش کی، وہ بھی ناکام رہی، آخر ان وَلِیّ کامِل نے خود ہی کہا: اے بادشاہ! اگر تم مجھے شہید ہی کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک طریقہ ہے، ایک کھلے میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو! مجھے کھجور کے تنے کے ساتھ باندھ دو اور بِسۡمِ اللہِ رَبِّ الۡغُلَام کہہ کر مجھے تِیر مارو!

بادشاہ یہ طریقہ سُن کر بڑا خوش ہوا، فوراً لوگوں کو جمع کیا گیا، ایک کھلے میدان میں کھجور کا تنا لگا کر اس کے ساتھ وَلِیُّ اللہ کو باندھ دیا گیا، اب بادشاہ نے تِیر کمان میں ڈالا، اسے کھینچا اور کہا: بِسۡمِ اللہِ رَبِّ الۡغُلَام اللہ پاک کے نام سے جو اس نوجوان کا رَبّ ہے۔ یہ کہہ کر بادشاہ نے تیر چلایا، تِیر ان وَلِیِ کامِل کی کنپٹی پر لگا اور اُن کی رُوح پرواز کر گئی۔

جب لوگوں نے یہ ماجرا دیکھا کہ وہ بادشاہ جو خُود کو خُدا سمجھتا ہے، اس کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں، آخِر اس نوجوان کے رَبّ کا نام ہی کام آیا تو وہ سمجھ گئے کہ سچّا خدا یہ بادشاہ نہیں بلکہ اس نوجوان کا رَبّ ہے، چنانچہ سب نے کلمہ پڑھا اور دِینِ حق کے پیروکار ہو گئے۔

اب تو بادشاہ کو بہت ہی غُصَّہ آیا، اس کے دعویٔ خُدائی کا بھانڈا پُھوٹ چکا تھا، لوگ اس کو چھوڑ کر اللہ واحِد و یکتا، ایک خُدائے حقیقی پر ایمان لا چکے تھے، لہٰذا بادشاہ نے غُصّے سے بپھر کر حکم دیا: گلیوں کے کناروں پر گڑھے کھود کر ان میں آگ جلا دی جائے، بادشاہ کا حکم پُورا

کیا گیا، اب بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ جو شخص اپنے دِین سے پھر کر مجھے خُدا نہ مانے، اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ بادشاہ کا یہ حکم بھی پُورا کیا گیا، لوگوں کو اس آگ میں ڈالا جانے لگا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کی گود میں ایک ننھا بچہ تھا، اُس صاحِبِ ایمان خاتُون کو اپنا تو کوئی خطرہ نہ تھا، البتہ ماں کی مامتا نے جوش مارا اور وہ ماں اپنے بچے کو دیکھ کر ذرا جھجکی (آگ میں کودنے سے ذرا رُکی)، اس پر وہ بچہ بولا: ماں! صبر کر...!! پریشان نہ ہو، بیشک تُو سچّے دِین پر ہے۔ [1] پھر وہ بچہ اور اس کی ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے۔ [2]

روایات کے مطابق ظالِم بادشاہ کے اس ظُلم پر اللہ پاک کا غضب جوش میں آگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہی آگ جو بادشاہ نے اَہْلِ ایمان کو جلانے کے لئے لگائی تھی، وہ آگ گڑھوں کے کناروں سے نکلی اور اُن ظالموں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ [3]

قرآنی واقعے سے ملنے والے اَسبَاق

پیارے اسلامی بھائیو! ایک قرآنی واقعہ ہم نے سننے کی سَعادت حاصِل کی، اس واقعہ سے ہمیں بہت ساری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ مثلاً

(1): مسلمان اور آزمائش

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی طرف سے اَہْلِ ایمان پر امتحان آیا کرتے ہیں، کامیاب مسلمان وہ ہے جو ان امتحانوں میں صبر و شکر کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

1... مسلم، کتاب الزہد والرقاق، باب قصۃ اصحاب الاخدود... الخ، صفحہ:1145 ، حدیث:3005 خلاصۃً۔

2... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ بُروج، زیرِ آیت:4-7، جلد:10، صفحہ:605۔

3... تفسیر بغوی، پارہ:30، سورۂ بُروج، زیرِ آیت:5، جلد:4، صفحہ:590 خلاصۃً۔

یہ ایک بڑا سبق ہے۔ ہمارے ہاں بہت سارے لوگ یہ خیال کرتے ہیں، بعض دفعہ سوال بھی کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اللہ پاک کو مانتے ہیں، اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کَلِمہ پڑھتے ہیں، اللہ پاک کے حُضُور سر جھکاتے، اس کی عبادت کرتے ہیں، اس کے باوُجُود ہم آزمائشوں میں ہیں، مسلمانوں میں غُربت بھی ہے، تنگدستی بھی ہے، آزمائشیں بھی ہیں، اس وقت دُنیا بھر میں مسلمان مختلف قسم کی مشکلات کا بھی شکار ہیں جبکہ غیر مسلموں کے حالات ہماری نسبت بہت اچھے ہیں، وہ مالدار بھی ہیں، ان کے ہاں خوشحالی بھی ہے، سب کچھ ہے۔ آخِر ایسا کیوں؟ اس کا بڑا سادہ سا جواب ہے، حدیث شریف میں فرمایا گیا: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃُ الْکَافِرِ دُنیا مسلمان کیلئے قید خانہ جب کہ غیر مسلم کے لئے جنّت ہے۔ (1)

اب خُود غور فرمالیں: قید خانے میں کیا ہوتا ہے؟ آزمائشیں، مشکلات، تنگیاں ہی ہوتی ہیں۔ لہٰذا ہم مسلمان ہیں تو اس دُنیا میں ہم پر آزمائشیں آئیں گی ہی آئیں گی۔

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝۲ (پارہ:20، العنکبوت:2)	ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا ان کی ایمانی قوت کے مطابق امتحان لینا، اللہ پاک کا قانون ہے۔ بیماری، ناداری، غربت، مصیبت، یہ سب اللہ پاک

1 ... مسلم، کتاب الزہد والرقائق، صفحہ:1133، حدیث:2956۔

کی طرف سے آنے والی آزمائشیں ہیں جن سے مُخْلِص اور منافِق ممتاز ہو جاتے ہیں۔ [1]

آزمائش پیاروں پر آتی ہے

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بڑا ثواب، بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ پاک کسی قوم سے محبّت فرماتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، پس جو اس پر راضی ہوا اس کے لئے اللہ پاک کی رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضی ہے۔ [2]

آزمائش آنا بھی رحمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک وضاحت کر دُوں: دُنیا میں اَہْلِ ایمان پر جو مشکلات اور آزمائشیں آتی ہیں، یہ بھی اَصْل میں اللہ پاک کی رحمت ہے۔ اس تعلق سے ایک ایمان افروز روایت سنیئے! منقول ہے: دو فرشتے تھے، ایک فرشتہ آسمان سے زمین کی طرف آرہا تھا، دوسرا فرشتہ زمین سے آسمان کی طرف جارہا تھا، دونوں کی آپس میں مُلاقات ہوئی، ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا: آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ دوسرے نے بتایا: فُلاں شہر میں ایک غیر مُسلِم رہتا ہے، وہ بہت بیمار تھا، اُس کا آخری وقت بس آنے ہی والا تھا، اس غیر مسلم نے دُنیا میں جتنے اچھے کام کئے تھے، ان سب کا بدلہ اسے دُنیا ہی میں دِیا جاچکا تھا (لہٰذا آخرت کے لئے اس کی کوئی اچھائی باقی نہیں تھی، جس کے بدلے اسے قیامت میں کوئی نعمت ملتی) ہاں! بس ایک اچھائی باقی تھی۔ زِندگی کی ان آخری گھڑیوں میں اس غیر مسلم کو مچھلی (*Fish*) کھانے

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 20، سورۂ عنکبوت، زیرِ آیت: 2، جلد: 7، صفحہ: 342۔
2 ... ابنِ ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، صفحہ: 651، حدیث: 4031۔

کی خواہش ہوئی، چنانچہ **مچھلی** تلاش کی گئی مگر پُورے شہر میں کہیں **مچھلی** نہ ملی، **مجھے اللہ پاک** نے حکم دیا کہ اُس کے لئے **مچھلی** کا انتظام کر دُوں تا کہ اس کی وہ جو ایک اچھائی باقی ہے، اس کا بھی بدلہ اس دُنیا ہی میں ہو جائے (اور وہ آخرت کے لئے بالکل کنگال اور خالی ہاتھ رہ جائے) چنانچہ میں اس غیر مسلم کے لئے **مچھلی** کا انتظام (***Arrange***) کرنے گیا تھا۔

اس فرشتے نے اپنی بات پُوری کرنے کے بعد دوسرے سے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کہا: فُلاں شہر میں ایک مسلمان ہے، اس کا بھی آخری وقت ہے، اُس کے جتنے گُناہ تھے، ان سب کے بدلے اسے آزمائشوں میں مبتلا کیا جا چکا ہے، اب اس کے اعمال نامے میں کوئی گُناہ باقی نہیں ہے، بَس ایک گُناہ رہتا ہے، اپنے آخری لمحات (***Last Moments***) میں اسے پیاس لگی ہے اور وہ پانی پینا چاہ رہا ہے، **مجھے** حکم دیا گیا ہے کہ اس کا پانی گرا دُوں تا کہ اس آزمائش کے بدلے اس کا آخری گُناہ بھی مٹا دیا جائے اور وہ گُناہوں سے بالکل پاک صاف ہو کر دُنیا سے رُخصت ہو...!! (1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا شان ہے میرے رحمٰن و رحیم رَبّ کی...!! ہم اُس کے بندے ہیں، وہ ہمیں خوشیاں عطا کرے یا آزمائش میں رکھے، یہ اس کی رضا ہے، ہر حال میں اس کا احسان ہی ہے مگر قربان جائیے! اس کی رحمت کتنی وسیع ہے، ہم گُناہ کرتے ہیں، خُود کو جہنّم کا حقدار بناتے ہیں اور ہمارا قادِر و قیّوم رَبّ ہم پر آزمائشیں بھیج کر ہمارے گُناہ مٹاتا اور ہمارے لئے جنّت کا راستہ آسان (***Easy***) بنا دیتا ہے۔

---

1 ...نوادر القلیوبی، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعد المائۃ، صفحہ: 113۔

کفر سے نفرت کرنا ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، یقیناً یہ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، ہمارا کَلِمہ پڑھنا، مسلمان ہونا اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جہنّم سے بچ کر جنّت میں جانے کا ذریعہ بن جائے گا مگر یاد رکھئے! جہنّم سے بچنے اور جنّت کا حقدار بننے کے لئے صِرْف مسلمان ہونا کافِی نہیں ہے بلکہ اِیْمان سلامت لے کر دُنیا سے جانا بھی ضَرُوری ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اِیْمان کی فِکْر کریں، اللہ پاک نے ہمیں اِیْمان کی دولت سے نوازا ہے، اس کی قدر بھی کریں، اس کا شکر بھی ادا کریں اور ساتھ ہی ساتھ کفر سے نفرت بھی کرتے رہیں۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** جس میں 3 باتیں ہوں، وہ اِیمان کی حلاوت (یعنی مٹھاس) پالیتا ہے (ان 3 میں سے ایک بات یہ ارشاد فرمائی:) وہ اِیْمان کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانے کو اسی طرح ناپسند کرے، جیسے آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (1)

معلوم ہوا! اِیْمان والا رہنے، اِیْمان کی سلامتی کے ساتھ قبر میں اُترنے اور اس ذریعے سے جنّت کا حقدار بننے کے لئے ضَرُوری ہے کہ **ہم کفر سے ہر دَم نفرت کرتے رہیں۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): تکلیف مت دیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے کھائی والوں کا واقعہ سُنا، اس قرآنی واقعہ سے ایک اور اہم بات جو ہمیں سیکھنے کو ملتی ہے، وہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم ہی میں ذِکْر فرمائی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

---

1 ... بخاری، کتاب بدء الایمان، باب من کرہ ان یعود فی الکفر... الخ، صفحہ: 75، حدیث: 21 ملتقطاً۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ؕ﴿۱۰﴾ (پارہ:30، اَلْبُرُوْج:10)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

معلوم ہوا: مسلمان کو تکلیف پہنچانا بہت سخت گُناہ اور خوفناک جُرم ہے، اس کی سزا بہت خطرناک ہے۔ دیکھئے! بادشاہ جو خُدائی کا دعویٰ کرتا تھا، اس نے مسلمانوں کو ناحق تکلیف پہنچائی، انہیں آگ میں جلایا، اس کا نتیجہ کیا نکلا...؟ اللہ پاک کا قہر و غضب جوش پر آیا اور بادشاہ اور اس کے سپاہی اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہو گئے۔

اَلْاَمَان وَالْحَفِیظ! اللہ پاک ہمیں ایسے خطرناک جرم اور ایسی خوفناک سزا سے محفوظ فرمائے۔

اے عاشقانِ رسول! بہت افسوس کی بات ہے کہ آج کل مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کو بہت معمولی سمجھا جانے لگا ہے، لوگ بے دھڑک دوسروں کو تکلیف پہنچا دیتے ہیں اور بالکل بھی نہیں ڈرتے ❁ کوئی چغلیاں کھا کر دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے ❁ کوئی گالیاں دے کر دِل دکھاتا ہے ❁ دوسروں کے مال پر ناحق قبضہ جما کر ❁ بلا قصور اور بے محل غصّہ جھاڑ کر ❁ مذاق اُڑا کر ❁ طعنوں کے تیر برسا کر ❁ پرینک (*Prank*) کے نام پر دوسروں کی عزّتِ نفس (*Self-Respect*) اُڑا کر ❁ سوشل میڈیا پر ویڈیوز وائرل کر کے اور ❁ نہ جانے کس کس انداز میں دوسروں کو تکلیف پہنچائی جا رہی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ دوسروں کو تکلیف پہنچا کر لوگ خوش ہوتے ہیں، خود کو بہادر خیال

کر رہے ہوتے ہیں، دوسروں کو دھوکہ دینے کو اپنی ہشیاری قرار دے رہے ہوتے ہیں، لہٰذا نہ توبہ کی طرف بڑھتے ہیں، نہ اپنی آخرت کی فِکْر کرتے ہیں۔

گُناہ تو کیا، پھر اس پر شرمندگی مل جائے تو یہ بھی بڑی بات ہے مگر افسوس! آج کل لوگ دِل دُکھا کر شرمندہ بھی نہیں ہوتے، مُعَافِی مانگنا بھی گوارا نہیں کرتے، الٹا اس پر خوش ہو رہے ہوتے ہیں۔ اے کاش! ہمارے دِل میں مسلمان کی عزّت بیٹھ جائے، ہم اپنے مسلمان بھائیوں کا احترام کرنا سیکھ جائیں۔ یقین مانیئے! اسلام میں امن وسکون (**Peace**)، بھائی چارے اور آپس کے پیار محبّت کو بہت اہمیت دی گئی ہے، جو لوگ اس اسلامی بھائی چارے کو نقصان پہنچاتے، اپنے مسلمان بھائیوں کو تکلیف دیتے یا ان کی عزّتِ نفس کو نقصان پہنچاتے ہیں، وہ بہت بُرے لوگ ہیں۔

بُرے اور بھلے بندے کی پہچان

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے بُروں کی خبر نہ دوں؟ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں ہمارے بُرے بَھلوں کی خبر دیجئے! فرمایا: تمہارا بھلا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شَر سے اَمْن ہو اور تمہارا بُرا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔[1]

اس حدیثِ پاک کی شرح کا خُلاصہ یہ ہے کہ وہ بندہ کہ لوگوں کے دِل اس کی طرف سے مطمئن ہوں، لوگ اس کے بارے میں یہ اعتماد رکھتے ہوں کہ یہ شخص کسی کو تکلیف

1 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب: 72، صفحہ: 544، حدیث: 2263۔

نہیں دیتا بلکہ جہاں تک ہو سکے دوسروں کی خیر خواہی ہی کرتا ہے، ایسا شخص بہت اچھا ہے جبکہ وہ بندہ جس سے لوگ ڈرتے ہوں، اس سے بھلائی کی اُمّید نہ رکھتے ہوں، اس کے شَر سے بچنے کی کوشش کرتے ہوں، ایسا شخص بہت بُرا آدمی ہے۔ [1]

مسلمان کا خون، مال اور عزت مسلمان پر حرام ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا مذہب اسلام ہر مسلمان کی جان، مال اور عزت کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ** یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ [2]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی بے عزتی نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلمًا قتل نہ کرے کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔ [3]

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! یا بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشے (*Profession*)، نسب یا غربت واِفلاس وغیرہ کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ فلاں قوم سے ہے، وہ فلاں قوم سے ہے، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ مختلف

1...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:579 خلاصۃً۔
2... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم... الخ، صفحہ:995، حدیث:2564۔
3...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:553 بتغیر قلیل۔

لکڑیوں کو آگ جلا دے تو اس کا نام راکھ ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی، گورا ہو یا کالا! [1]

طَبَرانی شریف میں ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ (یعنی) جس نے (بِلاوجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔ [2]

بدترین جُرم

حضرت فُضَیل رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کتّے اور سُور کو بھی ناحق اِیذا (یعنی تکلیف) دینا حلال نہیں تو مسلمانوں کو اِیذا دینا کس قدر بدترین جُرم ہے۔ [3]

آگ میں پھینک دیا جائے گا

مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو مُفلِس کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے جس کے پاس درہم (یعنی مال و دولت) اور ساز و سامان نہ ہو وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں گی اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے

---

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 552 ملتقطاً۔
2 ... معجمِ اوسط، جلد: 2، صفحہ: 387، حدیث: 3607۔
3 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ: 22، سورۂ احزاب، زیرِ آیت: 58، صفحہ: 789۔

ذِمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظَالِم پر ڈال دی جائیں گی پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (1)

گھور کر دیکھنا بھی منع ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام ایسا پیارا دِین ہے کہ دوسروں کو مارنا، گالیاں دینا، کسی کا مال لوٹنا یا عزّتِ نفس کی دھجیاں اُڑانا تو دُور کی بات، ہم کسی کو غُصّے سے گھور کر دیکھیں، ہمارا اسلام ہمیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف ڈرانے والی نظروں سے گھورے اللہ پاک اسے قیامت کے دن ڈرائے گا۔ (2)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بھائی سے مراد مسلمان بھائی ہے یعنی جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصور تیز نظر سے گھور کر ڈرائے ورنہ قصور وار کو گھورنا ڈرانا ضروری ہے۔ (مزید لکھتے ہیں:) اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کو رحمت کی نظر سے دیکھنا ثواب ہے کہ اللہ پاک اسے عنایت کی نظر سے دیکھے گا۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! کتنی پیاری بات ہے، ہم کسی کو گُھور کر دیکھیں اور اسے بُرا لگے، تکلیف ہو، ہمیں اس کی بھی اجازت (Permission) نہیں ہے۔ کاش! ہم دوسروں کے خیر خواہ، اپنے مسلمان بھائیوں سے محبّت رکھنے والے، نیک، ہمدرد اور رحمدِل

1... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، صفحہ: 1000، حدیث: 2581 بتغیر قلیل۔
2... شُعَبُ الاِیمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، فصل فی ذکر... الخ، جلد: 6، صفحہ: 50، حدیث: 7468۔
3... مرآۃ المناجیح، جلد: 5، صفحہ: 369، 370 ملتقطًا۔

مسلمان بننے میں کامیاب ہو جائیں۔

لڑکے کے پَیر پر پیر آ گیا

حضرت مِسْعَربن کِدام رحمۃُ اللہ علیہ سے روایت ہے: ایک روز ہم امامِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کا مبارَک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: يَا شَيْخُ اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ! یعنی جناب! کیا آپ قِیامت کے روز لئے جانے والے اِنْتِقامِ خُداوندی سے نہیں ڈرتے ؟ یہ سنتے ہی امامِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے، جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا گئے ؟ فرمایا: کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔[1]

بُرے خاتِمے کے 4 اَسباب

شرحُ الصُّدور میں ہے: بعض عُلَمائے کِرام رحمۃُ اللہ علیہم فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے 4 اَسباب (***Reasons***) ہیں: (1): نماز میں سُستی (2): شراب نوشی (3): والدین کی نافرمانی (4): مسلمانوں کو تکلیف دینا۔[2]

(3): مچھلی نے انگوٹھا کاٹا

پیارے اسلامی بھائیو! دوسروں کو تکلیف دینا اتنا سخت گُناہ ہے جس سے اللہ پاک کا

---

1 ...اَلْمَنَاقِب لِلْمُوَفَّق، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضائل لہ شتی، جلد:2، صفحہ:148۔
2 ...شرحُ الصُّدور، الباب العاشر، باب علامۃ خاتمۃ الخیر، صفحہ:28۔

غضب جوش پر آجاتا ہے اور بعض اوقات اس خطرناک گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی دے دی جاتی ہے۔ حضرت امام محمد بن احمد ذَہبی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کٹا ہوا تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا کہ جس نے مجھے دیکھا وہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ کہنے لگا: میرا معاملہ بڑا عجیب و غریب ہے، میں بدمعاشوں کا ساتھی تھا، ایک دن میں نے ایک مچھیرے سے مچھلی چھینی اور گھر کی طرف چل دیا، راستے میں مچھلی نے میرا انگوٹھا چبا ڈالا، جیسے تیسے میں گھر پہنچا اور مچھلی کو ایک طرف ڈال دیا۔ انگوٹھے کے درد اور تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح ہوئی، میں طبیب (Doctor) کے پاس گیا اور اسے اپنا زخمی ہاتھ دکھایا۔ اس نے بتایا کہ انگوٹھا کاٹنا پڑے گا، میں نے اپنا انگوٹھا کٹوا دیا۔ پھر ایک دن میرے ہاتھ پہ چوٹ آئی تو پُرانا زخم تازہ ہو گیا، مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی، میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا کہا، میں نے کٹوا دیا مگر درد سارے بازو میں پھیل گیا۔ میں سخت تکلیف میں تھا کسی پَل چین نہ آتا تھا چُنانچہ پہلے کہنی تک پھر کندھے تک ہاتھ کٹوانا پڑا، کچھ لوگوں نے مجھ سے تکلیف شروع ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے انہیں مچھلی والا واقعہ سُنایا، وہ کہنے لگے: اگر تم پہلے مرحلے میں مچھلی والے کے پاس جا کر اس سے معافی مانگ لیتے اور اس کو راضی کر لیتے تو شاید تمہیں یہ اَعضا کٹوانے نہ پڑتے، اب بھی وقت ہے اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو راضی کرو اس سے پہلے کہ یہ تکلیف پورے جسم میں پھیل جائے۔ میں نے بڑی مشکل سے مچھیرے کو ڈھونڈ نکالا اور معافی مانگنے کے لئے اس کے پاؤں میں گر گیا۔ اس نے پریشان ہو کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں وہی شخص ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا، پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا کر کٹا ہوا ہاتھ دکھایا تو وہ بھی رو دیا اور کہنے لگا: میرے بھائی! میں نے تمہیں

معاف کیا۔ میں نے اسے گواہ بنا کر آیندہ کے لئے کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کرلی۔[1]

قُوَّت اور طاقت کا نشہ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بہت ہی خطرناک باطنی بیماری ہے: **قُوَّت کا نشہ۔** ہمیں اس بیماری کو اپنے اندر سے لازمی ختم کرلینا چاہئے کیونکہ ظُلم عُموماً وہی کرتا ہے جسے قُوَّت و طاقت کا نشہ ہو۔

یہ بھی یاد رکھئے! طاقت و قُوَّت کے نشے میں طاقت ہونا ضَروری نہیں ہے، بہت دفعہ طاقت ہوتی نہیں ہے، لوگ اپنے گمان میں اپنے آپ کو طاقت ور تَصَوُّر کرلیتے ہیں۔

یہ اَصل بات ہے، جو اپنے اندر سے طاقت و قُوَّت کا یہ نشہ ختم کرلے، میں، میں نہ کرے، اپنے نَفْس کو قابُو میں کرلے یا یُوں کہہ لیجئے کہ اپنے اندر کے فِرعَون کو مار لے حقیقت (Reality) میں وہ شخص ظُلم سے بچ سکتا ہے۔ مُعَاشَرے (Society) میں غور کر لیجئے! جو عاجزی والا ہوتا ہے، وہ کبھی دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا، اگر جانے انجانے میں کبھی کسی کو کچھ کہہ بھی بیٹھے تو جلدی سے معافی مانگ لیتا ہے اور جو عاجزی والا نہیں ہوتا، جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، وہ بات بات پر آستینیں چڑھانے کو دوڑتا ہے۔

اس لئے ہمیں اپنے اندر کے فِرعَون (یعنی نَفْسِ اَمّارہ) کو قابُو میں کرنا پڑے گا، عاجزی اپنانی ہوگی۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ کا مشہور درباری پرندہ ہے: ہُدہُد۔ ایک بار ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کی اجازت کے بغیر کہیں چلا گیا، ہُدہُد کی اس حرکت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ہُدہُد واپس آئے گا تو میں اسے سزا دُوں گا۔ جب ہُدہُد واپس آیا اور دیکھا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام جلال میں

---

1 ... الکبائر، الکبیرۃ السادسۃ والعشرون ظلم، فصل فی الحذر... الخ، صفحہ: 80 ملتقطاً۔

ہیں تو اس نے عاجزی کی، اپنے پروں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے حاضِر ہوا اَور موقع دیکھ کر، ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے قیامت کے دِن بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا ذِکْر کر دیا، بَس قیامت کا ذِکْر سننا تھا، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کانپ گئے اور آپ نے ہُدہُد کو مُعاف کر دیا۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب کرے، کاش! ہم ایک دوسرے کی عزت کرنے والے بن جائیں، کاش! پکّے سچّے مسلمان بنیں اور ہمیشہ شریف بَن کر رہیں، مَظْلُوم تو بھلے ہی بَن جائیں مگر کبھی بھی ظالِم نہ بنیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنا بھی عشقِ رسول بڑھانے کا ایک طریقہ ہے، لہٰذا عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل روشن ہو گا، عشقِ رسول نصیب ہو گا، محبتِ اِلٰہی نصیب ہو گی اور دین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے: مدنی مذاکرہ۔

امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ ہر ہفتے کو رات عشا کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (Live) سُوال جواب کا سلسلہ فرماتے ہیں، آپ بھی مدنی چینل پر پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ دیکھنے، سننے کی کوشش فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر خازِن، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:21، جلد:3، صفحہ:342 خلاصۃً۔

حسن سلوک کے بارے میں مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے حسن سلوک کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر حسنِ سلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴) (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے۔ (بخاری، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸) ☆ قرآن و احادیث میں مطلقاً رشتہ داروں اور ذوِی القُربیٰ (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم ہے۔ (ردالمحتار، ۹/۶۷۸ ماخوذاً) ☆ حسن سلوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔ (ردالمحتار، ۹/۶۷۸ ملخصاً) ☆ حسن سلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ۱/۳۲۳ ملخصاً) ☆ امام اعظم نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵)

﴾ اعلان ﴿

حسن سلوک کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع

میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

---

1 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

---

1 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 08 جنوری 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

---

1 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰ / ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹ / ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

حسن سلوک کے بقیہ مدنی پھول

امام اعظم نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کروگے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۶) ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۲ ماخوذاً) ☆حسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔☆حسن سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔☆حسنِ سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔☆ حسنِ سلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔☆ حسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔☆حسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔☆حسنِ سلوک کرنے سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔(تَنبیہُ الغافِلین، ص ۷۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆پہلا لقمہ اور ہر لقمے پر پڑھنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"پہلا لقمہ اور ہر لقمے پر پڑھنے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ **پہلے لقمے پر پڑھنے کی** دُعا یہ ہے:

یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ۔ ترجمہ: اے بہت بخشنے والے

ہر لقمے پر پڑھنے کی دُعا یہ ہے: یَا وَاجِدُ۔

ترجمہ: اے بہت بڑے غنی۔ (خزینۂ رحمت، ص 103)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6)کنزُالایمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7)شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں

کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہوجانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعاذَ اللہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا ادب وِاحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل

تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمل کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجاہِ النّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد